بلاسود بنکاری

مسائل،مشکلات اوران کے حل کی تدابیر

ماخوذ از بلاسود بنکاری رپورٹ

پیش کنندہ: جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

(پانچویں قسط)

نوٹ: زیرنظر رپورٹ کی چار قسطیں مجلّہ فقہ اسلامی کے ماہ ستمبر،نومبر،دسمبر ۲۰۱۶ء اور جنوری ۲۰۱۷ء کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے ۔اس رپورٹ کو بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا گیا اور اسی کے مطابق پاکستان میں غیرسودی بینکاری /اسلامی بینکاری پر عملی کام کا آغاز ہوا۔ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس کی دوسری قسط پیش کررہے ہیں۔یہ رپورٹ کونسل کی ۱۹۶۹ کی سفارشات ،۱۹۸۰ کی سفارشات اور۱۹۸۴ کی سفارشات پر مشتمل ہےاوراس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ ۱۹۸۸ میں مکمل ہوا......جو قسط وارنذرقارئین ہے۔

....

زراعت:

۲۔۱۳ساتویں عشرے کے ابتدائی چندسال تک تجارتی بنکوں کازرعی سرمایہ کاری میں عمل دخل بہت کم تھا‘۷۳/۱۹۷۲ء میں یہ طے کیا گیا کہ تجارتی بنکوں کوزرعی سرمایہ کاری کے میدان میں بھی مستعدی سے حصہ لیناچاہیۓ‘زراعت میں بنکوں کے سرمایہ میں توسیع کی خاطر‘اسٹیٹ بنک ہرسال تجارتی بنکوں کے لئے زرعی پیداوار کے لئے چھوٹے پیانے کے قرضوں اورقائم سرمایہ کے لئے قرضوں کے لازمی ہدف مقررکرتاہے‘اسٹیٹ بنک قرضوں کی ضمانت کی اسکیم بھی چلاتا ہے‘جس کے تحت تجارتی بنکوں کے ساتھ ان کے واقعی نقصان میں نصف کی ذمہ داری قبول کرتا ہے جوکہ زرعی پیداوار کے لئے دیئے گئے چھوٹے پیانے کے قرضوں پرواقع ہوتاہے‘چھوٹے قرضوں کامفہوم وقتاًفوقتاًبدلتارہتا ہے‘ان قرضوں کااس وقت مفہوم یہ ہے کہ یہ قرضے زرعی پیداوار کے لئے کفالتی کاشت کاروں کودیئے جاتے ہیں۔وہ قرضے جواب تک تجارتی بنک‘زمینداروں کودیتے رہے ہیں وہ سب

سودی ہیں' جون ۱۹۷۹ء میں حکومت نے یہ طے کیا کہ ساڑھے بارہ ایکڑ والے کسانوں کو زرعی پیداوار کے لئے بلاسودی قرضے مہیا کئے جائیں گے' زرعی شعبہ میں تجارتی بنکوں کی سرمایہ کاری کا بیشتر حصہ انداختوں کی سرمایہ کاری سے متعلق ہے۔

۲۔۱۴ بنکوں کی زرعی سرمایہ کاری سے سود کے خاتمے کے لئے ایک مناسب حکمت عملی وضع کرنے کی غرض سے پینل نے زرعی شعبہ کے مخصوص مزاج کو مدنظر رکھا چنانچہ اس نے یہ نوٹ کیا کہ زراعت پیشہ لوگوں کی اکثریت چھوٹے کسانوں پر مشتمل ہے۔۱۹۷۲ء کی زرعی مردم شماری کے مطابق ملک میں نجی کاشت کاروں کی تعداد ۳٫۸ ملین تھی' کل زیر کاشت رقبہ کا ۶۳ فی صد حصہ ایسی زمینوں کا ہے جن کا رقبہ ۱۲۵ ایکٹر سے کم ہے' اور تعداد کے لحاظ سے یہ نجی قطعات کا ۸۹ فی صد بنتے ہیں۔

علاوہ ازیں کفالتی حد سے چھوٹے قطعات کی تعداد کہیں زیادہ ہے اور نجی قطعات کے ۶۸ فیصد کھیت ساڑھے بارہ ایکٹر سے کم رقبہ کے ہیں' جو کل زیر کاشت رقبہ کا ۴۴ فیصد ہیں' حالیہ اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں تاہم قانون وراثت کے اطلاق اور ۱۹۷۲ء کی زرعی اصلاحات کے پیش نظر یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ چھوٹے اور رقبہ کفالت سے کم قطعوں کی تعداد بعض علاقوں میں گردش زمانہ کے ساتھ ضرور بڑھ گئی ہوگی' چنانچہ ملک میں کسانوں کی بڑی تعداد بالخصوص اجناس غلہ کاشت کرنے والوں کے ہاں زائد از ضرورت غلہ نہیں ہوتا جس کو وہ منڈیوں میں لاسکیں' زراعت ان کے لئے کسب معاش ہے نہ کہ تجارت' چھوٹے کاشت کاروں کی قرض لینے کی ضروریات عموماً چھوٹی رقموں کے لئے ہوتی ہیں' لیکن ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے' پھر زیادہ تر کسان ان پڑھ ہیں' حتی کہ وہ بھی جو ذاتی ضرورت سے زیادہ غلہ پیدا کرتے ہیں اور بیچتے ہیں' اپنے کاروبار کا حساب کتاب نہیں رکھتے' دوسری جانب ایسے کسانوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے جو بڑے قطعات کو کاشت کرتے ہیں اور کاشت کاری ان کے لئے بامقصد تجارت ہے' یہ عموماً خواندہ ہیں اور کھیتی باڑی میں جدید تکنیکی ترقی کا جلدی اثر قبول کرتے ہیں اور یہ صلاحیت بھی رکھتے ہیں کہ ٹھیک ٹھیک حساب کتاب رکھ سکیں۔

۲۔۱۵ مذکورہ بالا امور کے پیش نظر **کونسل سفارش کرتی ہے کہ** جدید نظام کے تحت زرعی شعبے کی چھوٹی' درمیانی اور طویل المیعاد مالکاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حسب ذیل طریقے اپنائے جائیں۔

ا۔قلیل المیعاد سرمایہ کاری

۲۔۱۶ کسانوں کو اپنے انداختوں کی خرید کے لئے قلیل المیعاد سرمایہ کاری کی ضرورت زیادہ تر انداختوں کی خرید کے لئے پڑتی ہے جیسے بیج' کھاد اور کرم کش ادویات وغیرہ۔کونسل محسوس کرتی ہے کہ کسانوں کو موسمی مالکاری فراہم کرنے کے لئے تجارتی بنکوں کو ان کسانوں میں جو کہ کفالتی یونٹوں پر کاشت کرتے ہیں اور وہ کسان جو اس حد سے زائد پر کھیتی باڑی کرتے ہیں دونوں کے درمیان فرق کرنا ہوگا۔

اول الذکر کو مجوزہ ''خصوصی قرضوں کی سہولت'' کی تجویز کے تحت نقدی یا جنس کی صورت میں مالی امداد فراہم کی جائے گی' جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کسان اس درجہ بندی میں آئیں گے وہ صرف اصل زر لوٹائیں گے' حکومت ان قرضوں پر تجارتی بنکوں کو درمیانی مدت کے لئے اوسط نفع کی بنیاد پر اعانت فراہم کرے گی' اس طریقہ کار کے متعدد فائدے ہیں' یہ آبادی کے غریب طبقہ پر کسی قسم کا مالی بوجھ نہیں ڈالے گا اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگا' بنک قرضے کی درخواستوں کو جلد نمٹائیں گے کیونکہ بنک چھوٹے فارموں کی پیداوار کی تفصیلاً جانچ پڑتال نہیں کر سکتے' پھر اس تدبیر پر عمل کرنے سے بنک کے اخراجات اس تدبیر کے مقابلہ میں کم ہوں گے۔

۲۔۱۷ ان کسانوں کو جو کفالتی یونٹوں سے زائد رقبے پر کاشت کرتے ہیں' بنک ان کے انداختوں کی خرید کے لئے ''بیع مؤجل'' یا ''بیع السلم'' کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کر سکتے ہیں۔''بیع مؤجل'' کی شرائط پہلے بیان کی جا چکی ہیں ''بیع السلم'' یہ ہے کہ بنک اس کے تحت کسان سے اس کی زرعی پیداوار کی پیشگی خرید کا معاہدہ کرے گا جس میں جنس کی تمام تفصیلات اس کی قسم' قیمت اور فراہمی کے وقت اور جگہ کی تصریح کی جائے گی اور معاہدے کے وقت کسان کو وہ رقم ادا کرے گا جو از روئے معاہدہ طے ہوگی' جب جنس پیدا ہوگی اور مقررہ وقت اور جگہ پر بنک کے حوالے کر دی جائے گی تو بنک اپنی صوابدید کے مطابق اسے فروخت کرنے میں آزاد ہوگا' تاہم یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ ''بیع السلم'' ایک خاص نوعیت کی تجارت ہے جس پر قرآن و سنت میں سخت قیود و شرائط عائد کی گئی ہیں لہذا یہ امر ضروری ہے کہ اس سلسلے میں ایک ایسا باقاعدہ قانون بنایا جائے جس کے ذریعے ان تمام قیوم و شرائط کی ہر پہلو سے تکمیل یقینی ہو سکے' یہاں اس امر کی جانب بھی اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ چونکہ قیمت کے پیشگی

تعین میں بدعنوانیوں اوراستحصال کے ارتکاب کاخطرہ موجود ہے اس لئے ایک خودمختارادارہ قائم کیاجاناچاہئے جوبیع السلم کےتحت قیمتوں کی تعیین کوموئثرومو زوں طریقے سے کنٹرول کرسکے۔

۲۔متوسط اورطویل المیعادزرعی قرضے

۲۔۱۸ مالیاتی ادارے متوسط مدت کے لئے جوقرضے دیتے ہیں ان کامقصدہل،بیل خریدنا،مرغی خانہ اورڈیری فارم قائم کرنا،ٹیوب ویل،ٹریکٹروں اوران کے دیگرلوازمات کی مرمت ہوتی ہے،جبکہ لمبی مدت کے لئےقرضےٹریکٹرخریدنے،کنواں کھودنے،ٹیوب ویل لگانے زمینوں کی اصلاح اورگودام تعمیر کرنے کے لیے دیئے جاتے ہیں،ان تمام صورتوں میں سودکاکوئی واحدمتبادل نظام نافذکرناجوشریعت سے مطابقت بھی رکھتاہو،ممکن نہیں ہے،کیونکہ ان میں سے ہرمد کے مسائل دوسری سےاوربعض مدات کے مسائل ایک دوسرے سے مختلف ہیں،چنانچہ ان پرالگ الگ بحث کی گئی ہے۔

(الف)کاشتکاری مویشیوں کے لئے قرضے

۲۔۱۹کاشت کاری مویشیوں کی خریداری کے لئے عام طورپرقرضوں کی ضرورت چھوٹے کسانوں کوہوتی ہے،لیکن ان کے معاملے میں نفع/نقصان میں حصہ داری یاملکیتی کرایہ داری کی بنیادقابل عمل نہیں لہذا کونسل اس بات کے حق میں ہے کہ بنک ایسے کسانوں کوجوکفالتی یونٹوں پرکھیتی باڑی کرتے ہیں مویشیوں کی خریدکے لئےخصوصی قرضے دیں جن پرسودنہ لیاجائے،حکومت ان قرضوں کےعوض بنکوں کی مالی اعانت ان کے اس دوران کے وسط منافع کی بنیادپرکرسکتی ہے،باقی ماندہ صورتوں میں جہاں کفالتی یونٹوں سے زائدکی کھیتی باڑی ہو،ہل بیل کی خریداری کے لئے''بیع موجل''کی بنیادپررقم دی جاسکتی ہے۔

(ب)دودھیل مویشی اورمرغی خانہ

۲۔۲۰چھوٹے پیمانے پرڈیری فارم اورمرغی خانہ قائم کرنے والے کسانوں کودس ہزارروپے تک کے بلاسودقرضے دیئے جاسکتے ہیں،جبکہ درمیانے اوربڑے پیمانے پرڈیری فارم یامرغی خانہ قائم کرنے والے کاشت کاروں کوبڑی رقموں کےقرضے''عمومی شرح منافع''کی بنیادپردیئے جاسکتے ہیں،چھوٹے بڑے اوردرمیانے پیمانے پرڈیری فارم اورمرغی خانہ کی تعریف سوچ بچارکے بعدطے کرناہوگی،بنک

ایسے بڑے کسانوں کو جوایک لاکھ روپے سے زیادہ قرضہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں مناسب حساب کتاب رکھنے کی ترغیب دیں گے۔

(ج) اراضی کی اصلاح وترقی

۲۔۲۱: ایسے کسانوں کو جوصرف اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کی حدتک کاشت کرتے ہیں بغیر کسی معاوضے کے قرضے دیئے جائیں گے لیکن حکومت ان قرضوں کے عوض ان بنکوں کی اوسط منافع کی بنیاد پراعانت کرے گی دیگر حالات میں یہ رقم نفع/نقصان یاعمومی شرح منافع کی بنیاد پر دی جاسکتی ہے بنک ایسے بڑے کسانوں کو جوایک لاکھ روپے سے زائد سرمایہ کی خواہش رکھتے ہوں مناسب حساب کتاب رکھنے کی ترغیب دیں گے۔

(د) ٹریکٹروں کی خریداری ٹیوب ویلوں کی تنصیب کاریز کی کھدائی اور گوداموں کی تعمیر

۲۔۲۲ ٹریکٹروں کی خریداری اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے سرمایہ نفع ونقصان میں حصہ داری بیع مؤجل ملکیتی کرایہ داری کی بنیاد پرفراہم کیاجاسکتاہے بنکوں کوچاہئے کہ وہ قرض کے خواہش مند کسانوں کواپنے کاروبار کاباقاعدہ حساب کتاب رکھنے پر آمادہ کریں جہاں تک کاریز کی کھدائی کے لئے قرض دینے کاسوال ہے تو ایسے قرضے خصوصی قرضوں کی مد سے دیئے جانے چاہئیں اور گوداموں کی تعمیر کے لئے وہ طریقہ اختیار کیاجاناچاہئے جس کی سفارش تعمیر مکانات کے سلسلے میں کی گئی ہے۔

۳۔تجارتی شعبہ

۲۔۲۳ تجارتی شعبہ خوردہ تھوک اوردرآمدی وبرآمدی تجارت پر مشتمل ہے ان دنوں بنک اس شعبے کے لئے ضروری سرمایہ میعادی قرضوں اقراض زراور ڈرافٹ کی سہولتوں اپنے گاہکوں کی طرف سے مراسلہ اعتباری منظور کرکے اور ہنڈی بھنانے کی صورت میں فراہم کرتے ہیں کونسل کی سفارش ہے کہ نئے نظام میں پرچون فروشوں کو جوحساب کتاب رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے بنکوں کی جانب سے سرمایہ یاتو بیع مؤجل کے انتظامات کے تحت فراہم کیاجائے یاخصوصی قرضوں کی سکیم کے تحت اس فنڈ سے دیاجائے جوانہیں سود سے پاک بنیادوں پر حاصل ہواہو اوراس صورت میں جب کہ یہ فنڈ مطلوبہ مقدار سے کم ہوتو حکومت بنکوں کوایسے قرضوں کے عوض متعلقہ عرصے میں تجارتی بنکوں کی اوسط شرح منافع کی بنیاد پر مالی امداد دے سکتی ہے۔بنکوں کو چاہئے کہ جولوگ ان سے قرضوں کے

طلب گار ہوں انہیں با قاعدہ حسابات رکھنے پر آمادہ کریں۔
اور جہاں تک بنکوں کی جانب سے اقراض زر/اوورڈرافٹ' میعادی قرضوں اور ہنڈی بھنانے کی صورت میں سرمایہ کاری کا تعلق ہے وہ تمام انتظامات جن کی سفارش صنعتی شعبے کی رواں سرمایہ کاری کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کی گئی ہے'تجارتی شعبے میں بھی بروئے کار لائے جاسکتے ہیں'مراسلہ اعتبار کھولنے کی صورت میں بنک اپنے گاہکوں سے اپنی خدمات کے عوض کمیشن لے سکتے ہیں'اور یہ ضروری نہیں کہ وہ نفع/نقصان میں شریک ہوں۔

۴۔تعمیرات

۲۔۲۴:انفرادی طور پر مکان بنانے کے لئے رقم فراہم کرنے کی سہولتوں کے بارے میں تجارتی بنک وہی طریق کار اختیار کرسکتے ہیں **جس کی سفارش کونسل نے اپنی عبوری رپورٹ میں کی ہے'اور جس پر ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن عمل کررہی ہے** 'باقی رہا تعمیراتی کمپنیوں کے قرضوں کا معاملہ جو قائم سرمایہ کاری اور رواں سرمایہ کے لئے رقم چاہتے ہیں ان کو صرف نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر رقوم دی جاسکتی ہیں۔

۵۔نقل وحمل

۲۔۲۵ بنک'ٹرکوں'بسوں'ٹیکسوں'مال بردار گاڑیوں'رکشاؤں اور ذاتی گاڑیوں کی خریداری کے لئے بیع مؤجل اور ملکیتی کرایہ داری کی بنیاد پر رقوم مہیا کرسکتے ہیں۔

۶۔دیگر شعبے

۲۔۲۶:ان شعبوں میں کان کنی'معدنیات'بجلی گیس'پانی اور خدمات شامل ہیں'ان شعبوں میں بنکوں کی سرمایہ کاری محدود پیمانے پر رہی ہے'اس ضمن میں فراہمی خدمات کے شعبے کو مستثنیٰ کرتے ہوئے 'جس میں بنک سرمایہ کاری کا کوئی بھی موزوں طریقہ اختیار کرسکتے ہیں'باقی شعبوں میں نفع نقصان کی تقسیم ہی واحد عملی شکل نظر آتی ہے'تاہم ایسی صورتوں میں جہاں سرمایہ بڑی بڑی مشینوں'جیسے جنریٹر یا ڈرلنگ مشینوں وغیرہ کی خرید کے لئے درکار ہو'بیع مؤجل اور نیلامی سرمایہ کاری کا طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

۷۔نجی قرضے

۲۔۲۷: معیشت کے مختلف شعبوں میں پیدا آوری مقاصد کے لئے سرمایہ کاری کے علاوہ فی الحال تجارتی بنک نسبتاً محدود پیمانے پر ذاتی قرضے فراہم کرتے ہیں' جیسے دیرپا استعمالی اشیاء کی خریداری کے لئے' اندرون ملک اور بیرون ملک اعلی تعلیم پانے والے طلباء کے لئے، روزگار کے لئے باہر جانے والوں کے لئے، سماجی تقریبات کے لئے اور ناگہانی آفتوں کے مداوی کے لئے' ان قرضوں میں سے بعض کی ضمانت ہوتی ہے جیسے طلائی قرضے جن کے عوض سونے کے زیورات رہن ہوتے ہیں' منظور شدہ تمسکات رکھ کر اوورڈرافٹ لیا جاتا ہے اور گاہک کے کھاتے کی ضمانت پر چیک خریدا جاتا ہے' شخصی ضمانتوں پر پچیس ہزار روپے تک کے سادہ اوورڈرافٹس حاصل کئے جاسکتے ہیں' دیگر قرضہ جات جیسے ''طلباء کے قرضے'' بارش اور سیلاب کے قرضے ''موٹر سائیکل اور سائیکل کے قرضے'' سمندر پار روزگار کے لئے قرضے'' بالعموم بغیر ضمانت کے دیئے جاتے ہیں۔

۲۔۲۸: آج کل ان شخصی قرضوں پر سود اسی طرح ادا کیا جاتا ہے جس طرح تجارتی بنک کے پیدا آوری مقاصد کے لئے قرضوں پر' چنانچہ اس قیمت پر ان شخصی قرضوں کی طلب محدود ہے' نئے نظام کے تحت کوئی ایسی صورت باقی نہ رہے گی جس کے ذریعے شخصی قرضوں کی طلب کو روکا جاسکے جو عموماً غیر پیدا آوری مقاصد کے لئے لئے جاتے ہیں۔

یہاں اس امر کا اظہار کردینا ضروری ہے کہ مثالی اسلامی معاشرے میں ذاتی ضروریات کے لئے قرض لینا پسندیدہ خیال نہیں کیا جاتا سوائے ان صورتوں کے جب بنیادی انسانی ضرورتوں کی تکمیل یا کسی مالی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا مقصود ہو' فضول خرچی' مصنوعی معیار زندگی یا نمود و نمائش کے لئے قرض لینا انتہائی معیوب ہے' اس کے علاوہ اسلامی معاشرے میں ضرورت مندوں سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ قرض کے طلب گار ہوں کیونکہ کسی معاوضے کے بغیر ان کی مدد کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ فلاحی معاشرے کا قیام اسلامی ریاست کا سب سے بڑا مقصد ہے اور زکوۃ و صدقات کا نظام اسی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے' اگر کوئی ریاست اتنی غریب ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو پورا نہیں کرسکتی تو وہ بنکوں کو پابند کرسکتی ہے کہ ایک خاص حد تک وہ اس قسم کے ذاتی قرضے فراہم کریں' لہذا کونسل سفارش کرتی ہے کہ جدید نظام میں بنکوں کو عام طور پر ذاتی قرضے نہیں دینے چاہئیں تاہم

باصلاحیت طلباء کو ان کے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے سود سے پاک قرضے دیئے جاسکتے ہیں' دیرپا استعمالی اشیاء کے لئے بھی سرمائے کی فراہمی' ایک محدود پیمانے پر بیع مؤجل یا ملکیتی کرایہ داری کی بنیاد پر ہو سکتی ہے اور جہاں تک آفت زدہ علاقوں میں ذاتی قرضے دینے کا سوال ہے تو یہ قرضے حکومت کو اپنے زکوۃ فنڈ سے دینے چاہئیں۔

(ب) بنکوں کی امانتیں

۲۔۲۹: کونسل کا خیال ہے کہ بنک کی امانات سے سود کے خاتمے کے لئے پھونک پھونک کر قدم بڑھانا ہوگا' ملک میں بچت کاروں اور سرمایہ کاروں کے درمیان تجارتی بنک ایک بڑے وسیلہ کی حیثیت رکھتے ہیں' سالہاسال سے تجارتی بنکوں نے نہایت کامیابی سے بچت کاروں کا اعتماد حاصل کیا ہے' اور خاطر خواہ رقوم امانت کی صورت میں جمع کی ہیں' اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ نئے نظام کی طرف بہت سوچ سمجھ کر پیش قدمی کی جائے تاکہ بچت کاروں کے اعتماد کو ٹھیس اور بنکوں میں آنے والی امانتوں پر کوئی مصر اثر نہ پڑے' اسی مقصد کے پیش نظر کونسل محسوس کرتی ہے کہ عبوری دور میں' جس کی بنکوں کو مالکاری کے معاملات سے سود کے خاتمے کے لئے ضرورت ہے، امانت کی وصولی موجودہ بنیاد پر برقرار رہے۔

۲۔۳۰: نئے نظام کے تحت بچت کھاتوں اور میعادی امانتوں پر ایک مقررشرح سے منافع دینے کے طریقے کو ختم کرنا ہوگا' اور اسے ایک متغیر شرح منافع (۱) سے بدلنا ہوگا نئے نظام کے تحت امانت داروں کا منافع مندرجہ ذیل طریقے سے متعین کیا جائے گا۔

۲۔۳۱: بنکوں کا قابل تقسیم نفع ونقصان اس طرح معلوم کیا جائے گا کہ پہلے کل آمدنی سے انتظامی اخراجات (۲) نکالے جائیں گے پھر اسٹیٹ بنک اور دوسرے بنکوں کی طرف سے فراہم کی گئی امداد کے سلسلے میں واجب الادا رقم ٹیکسوں کی ادائیگی اور زر محفوظ کے لئے مختص کردہ رقوم منہا کی جائیں گی' اس طرح جو رقم حاصل ہوگی اسے سرمائے' زر محفوظ' بچتوں اور میعادی امانات میں تقسیم کیا جائے گا' رواں کھاتہ دار نفع یا نقصان ہونے کی صورت میں اس میں حصہ دار نہ ہوں گے۔ نفع/نقصان کا اندازہ یومیہ حاصل ضرب کی بنیاد پر لگایا جائے گا۔ ان حاصلات ضربی کو مختلف اوزان دیئے جائیں گے تاکہ سرمائے' زر محفوظ اور طویل المدت امانات کے لئے اضافی فائدہ

مہیا کیا جاسکے' یہ اوزان سٹیٹ بنک مقرر کرے گا' مقررہ مدت کی امانات کا عرصہ چھ ماہ یا اس کا کوئی حاصل ضرب ہوگا' پچھلے چند سالوں میں امانات کی ایسی سکیمیں بھی جنہیں بنکوں نے اس لئے سود کی بنیاد پر جاری کیا ہے کہ لمبی مدت کے لئے امانات حاصل کی جائیں' نفع/نقصان میں حصہ داری کی بناء پر چلائی جائیں گی' اس نفع یا نقصان کا حساب اور اس کی تقسیم کا کام ہر چھ ماہ کے بعد کیا جائے گا۔

۲۔۳۲: حصہ داروں اور مقررہ مدت کے امانت داروں کے درمیان نفع/نقصان کی تقسیم کی وضاحت کے لئے ذیل میں ایک فرضی مثال پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ بنک کا سرمایہ اور زر محفوظ	۲۰۰
۲۔ بنک کی کل آمدنی	۱۰۰۰
۳۔ انتظامی اخراجات سٹیٹ بنک اور دوسرے بنکوں کی طرف واجب الادا رقمیں اور ٹیکسوں کی ادائیگی اور زر محفوظ میں اضافہ کے لئے مختص کردہ رقم	۳۰۰
۴۔ قابل تقسیم منافع	۷۰۰

نفع کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

کوائف	رقم	کاری کی مدت	سرمایہ حاصل ضرب یومیہ	۱'۲ کا میں اوزان	موزونہ پیداوار حصہ	نفع
(۱)		(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)
(الف) سرمایہ اور زر محفوظ	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۱٫۰۰	۳۶٬۰۰۰	۱۱۹٫۷
(ب) بچتی امانتیں	۲۰۰	۹۰ دن	۱۸٬۰۰۰	۰٫۳۰	۵٬۴۰۰	۱۷٫۹
(ج) میعادی امانتیں						
(۱) ۳ سے ۶ ماہ تک	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۰٫۳۰	۱۰٬۸۰۰	۳۵٫۹
(۲) ۶ ماہ سے ایک سال تک	۲۲۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۰٫۴۰	۱۴٬۴۰۰	۴۷٫۹
(۳) ۱ سے ۲ سال تک	۲۰۰	۱۸۰	۳۶٬۰۰۰	۰٫۶۰	۲۱٬۶۰۰	۷۱٫۸
(۴) ۲ سے ۳ سال تک	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۰٫۷۰	۲۵٬۲۰۰	۸۳٫۷
(۵) ۳ سے ۵ سال تک	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۰٫۸۰	۲۸٬۸۰۰	۹۵٫۷

(۶) ۴ سے ۵ سال	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۰ء۹۰	۳۲٬۴۰۰	۱۰۷ء۷
(۷) ۵ سال اور اس سے اوپر	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۱ء۰۰	۳۶٬۰۰۰	۱۱۹ء۷
			میزان		۲۱۰٬۶۰۰	۷۰۰ء۰

نقصان کی تقسیم مندرجہ ذیل طریقے سے ہوگی؛

۱۔ بنک کی کل آمدنی	۱۰۰
۲۔ انتظامی اخراجات	۳۰۰
۳۔ کل نقصان	۵۰۰

تفصیل	رقم	استعمال کی مدت	(۱) اور (۲) کی پیداوار	نقصان میں حصہ
	(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
۱۔ بنک کا سرمایہ اور زر محفوظ	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
۲۔ بچتی امانتیں	۲۰۰	۹۰ دن	۱۸٬۰۰۰	۱۱ء۷۶
۳۔ میعادی امانتیں				
(۱) ۳ تا ۶ مہینے	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
(۲) ۶ مہینے تا ایک سال	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
(۳) ۱ تا ۲ سال	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
(۴) ۲ تا ۴ سال	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
(۵) ۳ ت ۴ سال	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
(۶) ۴ تا ۵ سال	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳ء۵۳
(۷) ۵ سال اور اس سے اوپر	۲۰۰	۱۸۰ دن	۳۶٬۰۰۰	۲۳٬۵۳
		میزان	۳۰۶٬۰۰۰	۲۰۰ء۰۰

۲۔۳۳ کونسل کا خیال ہے کہ نئے نظام کے تحت' جہاں تک ممکن ہوئی الحال بنکوں کی امانات کے لئے استعمال ہونے والے ناموں واصطلاحات اوران سے متعلق قواعد وضوابط اورطریق ہائے کارمیں تبدیلی نہ کی جائے' تاکہ بنکوں کے معمولات میں کسی قسم کی بدنظمی پیدانہ ہونے پائے' تاہم کونسل

اس امر پر زور دینا چاہتی ہے کہ آج کل ہمارے بنکوں میں سودی نظام پر مبنی جو اصطلاحات رائج ہیں وہ نئے نظام کے تحت زیر استعمال نہ رہ سکیں گی‘ اس لئے کہ بینکنگ اور مالیات کے شعبے میں مروجہ اصطلاحات دو قسم کی ہیں‘ اول وہ جو سودی نظام کے پس منظر اور تعلق سے پیدا ہوئیں وہ جدید نظام میں اپنا مقصد اور معنویت برقرار نہ رکھ سکیں گی‘ جیسا کہ ”بیع موجل“ کے تحت فراہم کئے گئے سرمائے کو ”قرضہ“ نہیں کہا جا سکے گا‘ اور دوسری وہ جو نئے نظام میں بھی زیر استعمال آ سکتی ہیں۔ کونسل کی رائے ہے کہ بنکنگ کی اصطلاحات میں ضروری اور موزوں تبدیلیاں عوام کے اندر یہ احساس پیدا کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوں گی کہ ہمارے ملک کے اقتصادی نظام میں ایک انتہائی اہم اور بنیادی تبدیلی وقوع پذیر ہو رہی ہے اور سود خوری پر مبنی پرانے استحصالی نظام کے بجائے ایک عادلانہ نظام بروئے کار لایا جا رہا ہے‘ جو اسلامی احکام کے مطابق اور قرآن وسنت کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے۔

بنکوں کو یہ آزادی حاصل رہنی چاہئے کہ وہ امانات کی مد میں جمع ہونے والے سرمائے کو اپنی صوابدید کے مطابق نفع بخش کاروبار میں لگا سکیں‘ اگر حکومت امانات کے سلسلے میں نیا نظام اپنا لئے جانے کے بعد بھی‘ ایک عارضی مدت کے لئے جس کی معیاد دو سال تک ہو سکتی ہے‘ بنک کو نقصان ہونے کی صورت میں‘ کھاتہ داروں کے اصل سرمائے کی واپسی کی اسی طرح ضمانت دے جس طرح وہ اس وقت قومیائے ہوئے تجارتی بنکوں کے کھاتہ داروں کو فراہم کرتی ہے تو حکومت کا یہ اقدام تقاضائے وقت کے عین مطابق ہوگا‘ تاہم حکومت کی جانب سے ایسی ضمانت کی فراہمی محض ایک اخلاقی ذمہ داری ہوگی جس کے ایفاء کے لئے کوئی قانونی چارہ جوئی نہ ہو سکے گی‘ یہاں اس امر کی جانب اشارہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ **جہاں تک سرمایہ کاری کا تعلق ہے اسلامی نظام کی روح یہ ہے کہ جو شخص کاروبار سے روپیہ کمانا چاہتا ہے اسے نقصان کا خطرہ بھی مول لینا چاہئے☆** لہذا جیسا کہ سفارش کی گئی ہے حکومت کی طرف سے کھاتہ داروں کے مفاد کی ضمانت ایک محدود مدت کے لئے فراہم کی جائے اور اسے غیر معین عرصے تک جاری رکھنا مفید نہ ہوگا۔

۲۔۴۴: کونسل نے اس بات کو زیر نظر رکھا ہے کہ جس شرح سے فی الوقت امانات میں سود دیا جاتا ہے وہ سب بنکوں میں ایک جیسی ہے تاہم نئے نظام میں چونکہ امانات پر آمدنی کا انحصار بنکوں کے منافع پر ہوگا اور یہ خاصا مختلف بھی ہوگا اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ امانات اکثر کم منافع دینے والے بنکوں سے زیادہ منافع دینے والے بنکوں کی طرف منتقل ہوتی رہیں‘ اور اس طرح سرمایہ کاری کے کام

☆اکثر ما یخاف لا یکون و غالب ما یسمع من مکروہ لا یقع و فی اللہ کفلیۃ و عندہ رعایۃ و منہ العون ۔☆

میں خلل ڈالیں' ایسی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کونسل اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ قومیائے گئے سب تجارتی بنکوں میں امانات پر منافع کی شرح ایک جیسی ہونی چاہئے اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ وہ اپنے قابل تقسیم منافع کو یکجا کر کے سب امانت داروں میں ایک ہی شرح سے تقسیم کریں۔

(ج) متفرق لین دین

۱۔بنکوں کا باہم لین دین

۲۔۳۵: تجارتی بنک عموماً ایک دوسرے کے پاس امانات رکھتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر مالی امداد بھی حاصل کرتے ہیں' فی الوقت اس لین دین میں سود کا عنصر شامل ہوتا ہے سود کے خاتمہ کے بعد ایسا کاروبار سرمائے سے حاصل ہونے والے نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر یومیہ حاصل ضرب کے حساب سے کیا جاسکتا ہے۔

۲۔اسٹیٹ بنک سے مالی امداد کا حصول

۲۔۳۶: سٹیٹ بنک تجارتی بنکوں کو اپنی مالکاری کی مختلف سکیموں کے تحت اور انہیں نقد پذیری کی عارضی قلت کو دور کرنے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے' نئے نظام کے تحت عام طور پر ایسی مالی امداد نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر فراہم کی جائے گی' اس سلسلے میں ممکنہ طریق کار کی وضاحت اس رپورٹ کے چوتھے باب میں کی گئی ہے۔

۳۔بیرونی ممالک سے بنکوں کا سودی لین دین

۲۔۳۷: پاکستانی بنکوں کی غیر ملکی شاخیں اپنا کاروبار سود کی بنیاد پر کرتی رہیں گی' اسی طرح پاکستان میں واقع تجارتی بنکوں کے پاس غیر ملکی کرنسی کے جو ذخائر ہیں وہ اور اس کے علاوہ غیر ملکی بنکوں سے جو لین دین ہو وہ سود ہی کی بنیاد پر جاری رہے گا' تاہم کونسل سفارش کرتی ہے کہ سودی آمدنی کو پاک آمدنی سے علیحدہ رکھنے کے لئے ایک علیحدہ کارپوریشن قائم کی جائے اور پاکستان کے تجارتی بنکوں کے پاس غیر ملکی کرنسی کے جو ذخائر جمع ہوں وہ بھی اس کارپوریشن کی طرف منتقل کر دیئے جائیں' البتہ اس کارپوریشن کو یہ اجازت نہ ہونی چاہئے کہ وہ مقامی امانتیں جمع کرے۔

اس قسم کے لین دین میں مندرجہ بالا طریق کار اس وقت تک جاری رہے گا' جب تک ایسے متبادل

انتظامات نہیں کر لئے جاتے‘ جو شریعت کے مطابق ہوں۔

۴۔ بنکوں کے اپنے ملازمین کے لئے قرضے

۲۔۳۸: تجارتی بنک اپنے ملازمین کو اسی بنیاد پر قرضے فراہم کرسکتے ہیں جیسے اسٹیٹ بنک کے ملازمین کو قرضے دینے کے سلسلے میں باب چہارم میں بیان کیا گیا ہے۔.................(جاری ہے)

حواشی

۱۔ تاہم مقررہ مدت کی ایسی امانات جو اثاثوں پر خاتمہ سود کے وقت باقی رہیں گی سود کی بنیاد پر ہی چلتی رہیں گی لیکن ایسے امانت داروں کو اس بات کا اختیار دیا جائے گا کہ وہ اگر چاہیں تو ان کے واجب الادا ہونے سے پہلے ہی انہیں نئے نظام کے مطابق کرلیں۔

۲۔ بنکوں سے یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ اپنے انتظامی اخراجات پر کڑی نظر رکھیں تاکہ انہیں کم سے کم رکھا جاسکے۔

....

اسلامک فقہ اکیڈمی کی نئی کتاب

مجلہ فقہ اسلامی کے گزشتہ سولہ برسوں کے اداریئے، بنام غیر فقہی

اظہاریئے

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی

ملنے کا پتہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی......مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی......مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی......جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

☆حافظ على تكبيرة الاحرام جماعة واكثر المكث في المسجد وعود نفسك المبادرة للصلاة تجد السرور.☆